39189 ـ كيا سائڈ پر بال ركھنے والى حديث " مائل ہونے اور مائل كرنے والياں " ميں شامل ہوتى ہے ؟

سوال

كيا حديث ميں مائل ہونے اور مائل كرنے والى عورتوں سے مقصود بال جمع كر كے ايك سائڈ پر ركھنا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحيح مسلم ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" دو قسميں جہنميوں كى ايسى ہيں جو ميں نے نہيں ديكھيں وہ آدمى جن كے ہاتھوں ميں گائے كى دموں جيسے كوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں كو مارينگے، اور وہ عورتيں جنہوں نے لباس تو پہن ركھا ہو گا، ليكن ننگى ہونگى، وہ مائل ہونے اور دوسروں كى طرف مائل ہونےوالياں، ان كے سر بختى اونٹوں كى جھكى ہوئى كوہان كى طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت ميں داخل ہونگى، اور نہ ہى اس كى خوشبو ہى پائينگى "

علماء كرام نے درج ذيل فرمان نبوى:

" خود مائل ہونے والياں، اور دوسروں كو اپنى طرف مائل كرنے والياں "

ميں چار توجيہات بيان كى ہيں:

پہلى:

مائلات: وہ عفت و عصمت اور استقامت سے ہٹى اور مائل ہونگى، يعنى ان كے ہاں ايسى معاصى و برائياں ہونگى جس طرح ايك فاحشہ عورت كى ہوتى ہيں، يا پھر وہ فرائض نماز وغيرہ كى ادائيگى ميں كوتاہى كرتى ہونگى.

اور مميلات: يعنى دوسروں كى شر و برائى اور فساد كى طرف مائل كرنے والياں ہونگى، لہذا ان كےافعال اور اقوال كى بنا پر دوسرے لوگ فساد و فتنہ اور معاصى و برائى كى طرف مائل ہونگے، اور اپنے عدم ايمان يا ايمان كى كمزورى و قلت كى بنا پر فحش كام كرينگے.

دوسری:

مائلات: یعنی اپنی چال میں مائل ہونگی اور لہك لہك كر چلیں گی، اور ممیلات اپنے كندھوں كو مائل كرینگی.

تیسری:

وہ مردوں كی جانب مائل ہونگی، اور انكے بناؤ سنگھار اور زینت وغیرہ ظاہر كرنے كی بنا پر مرد ان كی جانب مائل ہونگے.

چوتھی:

مائلات: یعنی وہ ٹیڑھی كنگھی كرینگی، جو كہ فاحشہ عورتوں كی كنگھی ہوتی ہے.

ممیلات: ان كے علاوہ دوسرے اس طرح كی كنگھی كر كے بال بنائینگے.

كنگھی سے مراد یہ ہے كہ سر كے درمیان كی بجائے سر كی ایك طرف مانگ نكال كر ایك طرف زیادہ اور دوسری طرف كم بال كیے جائیں، جو كہ دور جاہلیت میں فاحشہ عورتوں كا شعار اور علامت تھی.

بعض اہل علم كہتے ہیں كہ: نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے فرمان:

" مائلات ممیلات " سے مراد یہی ہے، لیكن شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" صحیح یہ ہے كہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب شرم و حیاء اور دین سے مائل ہوں اور ہٹی ہوئی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسروں كو اس سے مائل كرنے والیاں "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" المائلۃ عمومی میلان كے معنی میں ہے، لباس یا شكل و صورت، یا كلام وغیرہ میں صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی ہوں.

اور ممیلات: وہ عورتیں جو دوسروں كو مائل كریں، اور یہ اس طرح ہے كہ عورتوں كا ایسی اشیاء استعمال كرنا جس میں فتنہ و فساد ہو حتی كہ اللہ كے بندوں میں كچھ لوگ ان كی جانب مائل ہو جائیں "

سب بال اكٹھے كر كے ایك سائڈ پر ركھنے كے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" بالوں كی مانگ نكالنے میں سنت یہ ہے كہ پیشانی كے وسط سے سر كے اگلے حصہ سے شروع كر كے مانگ

نکالی جائے، کیونکہ بالوں کی جہت آگے، پیچھے، اور دائیں بائیں ہوتی ہے، اس لیے مشروع مانگ کا طریقہ یہی ہے کہ سر کے درمیان سے نکالی جائے، لیکن سر کے ایک طرف سائڈ میں مانگ نکالنا مشروع نہیں، بلکہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت ہو گی، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں بھی داخل ہو گا:

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہو گا، لیکن ننگی ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونےوالیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پائینگی "

کچھ علماء کرام نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: مائلات ممیلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں ایک طرف کنگھی کرتی ہیں، اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں بھی کنگھی کر کے ان جیسے بال ہی بناتی ہیں.

لیکن صحیح یہ ہے کہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب و فرائض سے ہٹی ہوئی ہوں مثلا شرم و حیاء اور دین سے ہٹی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسری عورتوں کو اس سے ہٹائیں اور مائل کریں "

اور بعض اہل علم نے سر کے ایک طرف مانگ نکالنے سے منع کیا ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں کفار عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" سر کے ایک طرف مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور کفار کے ساتھ مشابہت کرنے کی حرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 126).

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلا کسی دور میں سر کے ایک جانب مانگ نکالنا کافرہ اور فاجرہ عورتوں کی علامت تھی، پھر یہ خصوصیت زائل ہو گئی، اور مسلمان عورتوں میں بھی پھیل گئی، وہ اس طرح کہ ایسا کرنے والی کے متعلق کافرہ یا فاجرہ ہونے کا گمان ختم ہو گیا، تو اس وقت شبہ بھی زائل ہو چکا ہے، چنانچہ یہ حرام نہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے): کے متعلق کلام کرتے ہوئےکہتے ہیں:

" اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور

ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی " واللہ تعالی اعلم. اھ

دیکھیں: فتح الباری (1 / 307).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ ا سکا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو گا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے " اھ

دیکھیں: فتح الباری (10 / 274).

واللہ اعلم .